www.KitaboSunnat.com

ا۔ کیا ہمارے والد کی وفات کے بعد دادا کی جائیداد پر ہمارا حصہ بنتا ہے؟

۲۔ چونکہ ہمارے والد ہمارے دادا کی پہلی بیوی سے تھے تو ان کا اِس جائیداد میں کتنا حصہ بنتا ہے؟

۳۔ اگر دادا نے جائیداد پہلے سے ہی تقسیم کر دی ہو تو کیا ہم اپنے حصے کے لئے عدالت سے رجوع کر سکتے ہیں؟ (شیخ محمد یوسف، شادباغ روڈ، لاہور)

جواب: صورتِ سوال سے ظاہر ہے کہ آپ کے والد دادا کی زندگی میں وفات پا چکے ہیں جبکہ کسی کا وارث بننے کے لئے ضروری ہے کہ مُوَرّث کی وفات کے وقت زندہ ہو۔

واقعاتی طور پر جب آپ کے والد سبقتِ موت کی وجہ سے اپنے والد کے وارث نہیں بن سکے تو اس کی اولاد بھی دادا کی وارث نہیں ہوگی۔ دادا کی وفات کی صورت میں صرف اس کی قریب ترین اولاد وارث قرار پائے گی، حدیث میں ہے:

أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ (متفق علیہ)

"جائیداد کے مقرر حصے اُن کے وارثوں کو دو اور جو بچ جائے تو وہ (مرنے والے کے) کے قریب ترین مرد کے لئے ہے"

۲۔ کسی کی متعدد بیویاں ہونے سے مسئلہ کی نوعیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ جائیداد کا اصلاً تعلق دادا سے ہے۔

۳۔ اگر یہ بات دلائل سے ثابت ہو جائے کہ دادا نے اپنی جائیداد اولاد میں ہبہ کر دی تھی اور اب وہ آپ کے والد مرحوم کا حصہ دینے کو تیار نہیں بایں صورت آپ عدالت سے رجوع کر سکتے ہیں لیکن یہ بات یاد رہے کہ بطورِ میراث جائیداد زندگی میں تقسیم نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کا تعلق موت کے بعد سے ہے۔

☆ سوال: قرآنِ حکیم عیسائیوں کے عقیدۂ تثلیث، عیسیٰ ابن اللہ کی وجہ سے ان کو کافر قرار دیتا ہے۔ اور ان سے دوستی سے منع کرتا ہے لیکن سورۃ المائدہ آیت:۶۹ (ترجمہ: یہودی، عیسائی جو بھی اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو وہ غمگین نہ ہوں گے) اسی طرح کی آیت البقرہ میں آخری حصہ میں بھی موجود ہے کہ "وہ اللہ کے ہاں اجر پائیں گے۔"

میں نے چند علماء سے پوچھا، انہوں نے بتایا کہ یہ اس دور کے یہودیوں کے بارے میں ہے، اب کے نہیں۔ بعض دوسرے لوگوں نے اس کی تردید کی کہ یہ حاضر کا قصہ ہے جس میں ایمان والوں کے ساتھ یہودیوں کو بھی خطاب کیا گیا۔ اس لئے یہ اس وقت کے عیسائی نہیں۔

اس حوالے سے میرے ذہن میں یہ سوال ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ